پریس بریفنگ

عورتوں کے خلاف ہونے والے تشدد کو منظر عام پر لانے کی کوششوں کے سلسلے میں عورت فاؤنڈیشن سالانہ اعداد و شمار کیے ہیں۔اس سلسلے کی یہ چوتھی تحقیقی رپورٹ شائع کی جا رہی ہے۔یہ تحقیقی رپورٹ 2011 کے دوران عورتوں پر ہونے والے تشدد کی ایک جھلک پیش کرتی ہے۔میڈیا رپورٹس کی بنیاد پر جمع کئے گئے اعداد و شمار نہ صرف ملک میں تشدد کی مختلف اقسام بیان کرتے ہیں بلکہ چاروں صوبوں میں موجود عورتوں پر ہونے والے تشدد کا تقابلی جائزہ بھی فراہم کرتے ہیں۔

عورتوں کے خلاف تشدّد کی چوتھی سالانہ رپورٹ بتاتی ہے کہ سال 2011 میں 8,539 عورتیں تشدد کا شکار ہوئیں، جبکہ سال 2010 کے مقابلے میں اس سال ملک بھر میں عورتوں کے خلاف تشدد کے درج شدہ واقعات میں 6.74% اضافہ ہوا ہے۔سال 2010 میں عورتوں کے خلاف تشدّد کے 8,000 واقعات درج ہوئے۔سال 2009 میں 8,548 واقعات جبکہ سال 2008 میں ان واقعات کی تعداد 7,571 تھی۔عورتوں کے خلاف تشدّد کی صورتِ حال تھوڑی بہت کمی بیشی کے ساتھ، عموماً ایک جیسی رہی۔اور ہمارے معاشرے میں عورتوں کے خلاف اس افسوس ناک جرم میں کسی واضع کمی یا خاتمے کا رجحان دیکھنے میں نہیں آیا۔یہ صورتِ حال ایک جمود کی عکاسی کرتی ہے۔نہ تو ریاست عورتوں کے خلاف تشدّد کے خاتمے کیلئے کچھ کر رہی ہے اور نہ ہی ہمارا معاشرے مہذب رویّوں کو ختم کرنے کیلئے کچھ کر رہا ہے۔

عورتوں کے خلاف تشدّد کی کچھ شکلوں میں واضح اضافہ ہوا ہے مثلاً جنسی طور پر ہراساں کرنے کے واقعات میں 48.65% اضافہ ہوا ہے، تیزاب پھینکنے کے واقعات میں 37.5% اضافہ، غیرت کے نام پر قتل کرنے کے واقعات میں 26.57% اضافہ، جبکہ گھریلو تشدد کے واقعات میں 25.51% اضافہ ہوا ہے۔

تشدد کے کل 8539 واقعات میں سے 6745 واقعات کے خلاف ایف آئی ار درج کی گئی، 911 واقعات کا اندراج نہیں کیا گیا، جبکہ 883 واقعات میں کسی قسم کی معلومات نہیں ہیں۔عورتوں کیخلاف تشدد کے غیر اندراج شدہ واقعات کی تعداد صوبہ سندھ میں سب سے زیادہ رہی جہاں تشدد کے 605 واقعات کا اندراج نہیں ہوا جبکہ 1316 واقعات کے بارے میں کوئی معلومات نہیں۔

اعداد و شمار آ کٹھے کرنے کے دوران عورت فاؤنڈیشن کے سٹاف کے سامنے کچھ ایسے رجحانات سامنے آئے جو اگر جاری رہے تو ملک میں عورتوں کیخلاف تشدد کی صورت حال مزید گھمبیر ہو جائے گی۔اس طرح کا ایک رجحان بلوچستان میں سامنے آیا جہاں سیاہ کاری (غیرت کے نام پر قتل) کے اکثر واقعات میں عورتوں کو جرگے کے حکم پر قتل کر دیا گیا اور اسی جرگے میں سیاہ کاری میں ملوث مردوں کو تلافی کے طور پر بھاری رقم کے عوض چھوڑ دیا گیا۔

عورتوں پر سال 2011 میں ہونے والے تشدد کے واقعات۔

عورتوں پر ہونے والے تشدد کے یہ اعداد و شمار اس حقیقت کی یاد دہانی کراتے ہیں کہ 2011 میں عورتیں معاشرے میں غیرت، بدل صلح اور ذاتی مفادات کا شکار ہوتی رہیں۔یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ خواتین کے خلاف تشدد کے زیادہ تر واقعات میڈیا میں رپورٹ نہیں ہوتے۔رپورٹ یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ زیادہ تر واقعات کی ایف۔آئی۔آر درج نہیں کی جاتی جو شہریوں میں پولیس پر عدم اعتماد کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ رپورٹ پالیسی ساز اداروں اور عوام کو یہ یاد دہانی کراتی ہے گزشتہ سال اس ملک میں عورتوں کا قتل اغواء، شادی کے نام پر جانوروں کی طرح لین دین ہوا۔

درجہ ذیل میں دیا گیا ٹیبل گزشتہ 4 سال کے دوران عورتوں کے خلاف تشدّد کے واقعات اور ان کی شرح فیصد میں کمی یا زیادتی کا موازنہ پیش کرتا ہے۔

پاکستان میں جنوری 2009 تا دسمبر 2010 کے دوران عورتوں کے خلاف تشدّد کی واقعات کی تعداد اور شرح فیصد

جرائم کی نوعیت	سال 2008	سال 2009	سال 2010	سال 2011	مجموعی تعداد	سال 2010 تا 2011 کے دوران عورتوں کے خلاف تشدّد کے واقعات میں کمی یا زیادتی کی شرح فیصد
اغواء	1,784	1,987	2,236	2,089	8,096	- 6.75%
قتل	1,422	1,384	1,436	1,565	5,817	9.68%
گھریلو تشدد	281	608	486	610	1,985	25.51%
خودکشی	599	683	633	758	2,673	19.75%
غیرت کے نام پر قتل	475	604	557	705	2341	26.57%
زنا/اجتماعی زیادتی	778	928	928	827	3461	- 10.88%

جنسی ہراساں کرنا	172	274	74	110	630	48.65%
تیزاب پھینکنا	29	53	32	44	158	37.5%
جلایا جانا	61	50	38	29	178	- 23.68%
متفرقات	1,970	1,977	1,580	1,792	7,319	13.42%
مجموئی تعداد	7,571	8,548	8,000	8,539	32,658	6.74%

صوبوں کے سطح پر درج شدہ FIRs کی تعداد سال 2011 میں

FIR کی کیفیت	پاکستان کے صوبوں میں درج شدہ FIR کی تعداد					مجموعی تعداد	مجموعی تعداد کا شرح فیصد
	پنجاب	سندھ	خیبر پختونخواہ	بلوچستان	ICT		
رجسٹر شدہ	5,290	636	495	193	131	6,745	78.99%
غیر رجسٹر شدہ	193	605	100	-	13	911	10.67%
کوئی معلومات نہیں	705	75	99	-	4	883	10.34%
مجموعی تعداد	6,188	1,316	694	193	148	8,539	100%

2011 کے دوران سینٹ اور قومی اسمبلی میں عورتوں کے بارے میں ہونے والی قانون سازی خوش آئند ہے۔ عورت فاؤنڈیشن یقین رکھتی ہے کہ خواتین کے خلاف جاری رسومات کے خلاف قانون سازی اور ایک خودمختار قومی کمیشن برائے وقار نسواں کی تشکیل اور خصوصاً خواتین دشمن رواجات کا امتناع (فوجداری قانون ترمیم) ایکٹ 2011 موجودہ حکومت کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے جو عورتوں پر ہونے والے تشدد سے تحفظ کی فراہمی کے لئے ایک اہم سنگ میل ہے۔ عورت فاؤنڈیشن ان قوانین کے موثر عمل درآمد کا تقاضہ کرتی ہے۔ 2011 میں عورتوں پر تشدد کے واقعات پر مبنی رپورٹ واضح کرتی ہے کہ آج بھی عورتیں ہمارے معاشرے میں غیرت کے نام پر، ذاتی مفادات اور تنازعے کی بھینٹ چڑھائی جاتیں ہیں۔ پالیسی سازاداروں اور عوام کو یہ یاددہانی کراتی ہے گزشتہ سال اس ملک میں عورتوں کا قتل اغواء، شادی کے نام پر جانوروں کی طرح لین دین ہوا۔

اسلام آباد اور صوبوں میں 2011 میں ہونے والے تشدد کے واقعات کی تعداد

صوبے	سال کی پہلی ششماہی جنوری تا جولائی 2011	دوسری ششماہی جولائی تا دسمبر 2011	ٹوٹل واقعات شرح فیصد	
پنجاب	3035	3153	6188	3.89%
سندھ	819	497	1316	-64.79%
خیبر پختونخواہ	389	305	694	-21.59%
بلوچستان	133	60	198	-54.88%
اسلام آباد	72	76	148	5.56%
ٹوٹل	4448	4091	8539	-8.03%

مندرجہ بالا ٹیبل کو دیکھا جائے تو ظاہر ہورہا ہے کہ سندھ اور بلوچستان میں تشدد کے واقعات میں سال کے دوسرے حصہ میں کمی ہوئی ہے جبکہ ملک کے دوسرے حصوں میں تشدد کی تعداد تقریباً وہی رہی۔

عورت فاؤنڈیشن کی ٹیم کا تجزیہ ہے کہ ان واقعات کی کم رپورٹنگ کی وجہ امن وامان کی خراب صورت حال ہے۔سندھ اور بلوچستان میں غواء اور ٹارگٹ کلنگ کے واقعات پر میڈیا کی زیادہ توجہ رہی جس کی وجہ سے تشدد کی مجموعی صورت حال کے بارے میں زیادہ رپورٹنگ کی گئی۔ان واقعات میں کمی کی ایک اور وجہ سندھ میں 2011 میں آنے والا سیلاب اور اس سے ہونے والے نقصانات بھی ہیں۔سیلاب سے نہ صرف انفراسٹکچر کا نقصان ہوا بلکہ عدالتی اور کرائم ریکارڈ کو بھی نقصان پہنچا۔قدرتی آفات سے ہونے والی تباہی کی وجہ سے عورتوں پر تشدد کے واقعات کو کم اٹھایا گیا۔تاہم 2011 میں سال 2010 کی نسبت 6.74% تشدد کے واقعات میں اضافہ دیکھنے میں آیا، 2011 کی دوسری ششمائی میں 8.3% کمی واقع ہوئی۔

دوران سال 2011

تشدد کے واقعات کی تعداد اور شرح فیصد جنوری تا دسمبر 2011

جرائم کی نوعیت	سال کی پہلی ششماہی جنوری تا جون 2011	شرح فیصد	سال کی دوسری ششماہی جولائی تا دسمبر 2011	شرح فیصد	سال 2011 میں تشدد کے واقعات میں پہلی اور دوسری ششماہی میں اضافہ اور کمی کی شرح فیصد
اغواء	1137	25.56	952	23.27	-16.27%
قتل	799	17.96	776	18.97	-2.88%
گھریلو تشدد	356	8.00	254	6.26	-28.65%
خودکشی	402	9.04	356	8.70	-11.44%
غیرت کے نام پر قتل	382	8.59	323	7.90	-15.44%
زنا اجتماعی زیادتی	396	8.90	431	10.54	8.84%
جنسی حراساں کرنا	57	1.28	53	1.29	-7.02%
تیزاب پھینکنا	22	0.49	24	0.59	9.09%
جلایا جانا	16	0.34	13	0.32	-18.75%
متفرقات	881	19.81	911	22.22	3.40%
ٹوٹل	4448	100	4091	100	-8.03%

یہ ڈیٹا پاکستان کے 113 اضلاع کے اندر درج شدہ واقعات پر مبنی ہے۔

پنجاب 36، سندھ 23، خیبر پختونخواہ 26، بلوچستان 28، اسلام آباد اور صوبائی اور وفاقی زیر انتظام علاقہ جات۔

تشدد کے 8539 ان واقعات کی علاقائی تقسیم درج ذیل ہے۔

- **اغواء 2089**

پنجاب 1846، سندھ 152، خیبر پختونخواہ 470، بلوچستان 17 اسلام آباد 33

- **قتل 1575**

پنجاب 897، سندھ 255، خیبر پختونخواہ 3410، بلوچستان 48 اسلام آباد 34

- **زنا بالجبر۔اجتماعی زیادتی 827**

پنجاب 734، سندھ 68، خیبر پختونخواہ 7، بلوچستان 10 اسلام آباد 8

- **خودکشی758**

پنجاب533،سندھ117،خیبر پختونخواہ83،بلوچستان16اسلام آباد9

- **غیرت کے نام پر قتل705**

پنجاب322،سندھ266،خیبر پختونخواہ30،بلوچستان86اسلام آباد1

- **گھریلوتشدد610**

پنجاب348،سندھ137،خیبر پختونخواہ104،بلوچستان0اسلام آباد21

- **جنسی حراساں کرنا110**

پنجاب64،سندھ41،خیبر پختونخواہ0،بلوچستان0اسلام آباد5

- **جلایا جانا29**

پنجاب28،سندھ1،خیبر پختونخواہ0،بلوچستان0اسلام آباد0

- **تیزاب پھینکنا44**

پنجاب32،سندھ6،خیبر پختونخواہ0،بلوچستان4اسلام آباد2

- **متفرقات1792**

ونی،سوارہ،غیر قانونی حراست،تشدد،عورتوں کی خرید وفروخت،کم عمری کی شادیاں،محرم رشتہ داروں کی جنسی زیادتی،دھمکیاں،جنسی حراساں کرنا،اقدام زنا بالجبر اور اقدام خودکشی کے واقعات شامل ہیں۔

2011 میں سب سے زیادہ درج ہونے والے واقعات اغواء کے ہیں جنکی شرح24.26% پہلے نمبر پر ہے۔2280واقعات قتل اور غیرت کے نام پر قتل کے ہوئے جنکی شرح26.70فیصد رہی جن میں1575 کیسیز قتل اور705غیرت کے نام پر قتل کے تھے اور شرح فیصد8.25% رہی۔

827شرمناک واقعات

زنا بالجبر اور اجتماعی زیادتی کے ہوئے اور 9.68شرح رہی۔خودکشی کے واقعات758،جنکی شرح فیصد8.87% رہی۔جنسی حملہ کے110 واقعات کی شرح 1.28% ہے جبکہ 29 جلانے اور تیزاب پھینکنے کے واقعات0.33% شرح فیصد ہوئے،متفرق نوعیت کے واقعات1792اور20.98% درج ہوئے۔

پنجاب میں عورتوں پر ہونے والے تشدد کے واقعات کا جائزہ

قتل	897
غیرت کے نام پر قتل	322
اغواء	1846
گھریلوتشدد	348
خودکشی	533
زنا بالجبر اور اجتماعی زیادتی	734
جنسی حملہ	64
جلایا جانا	28
تیزاب پھینکنا	32
متفرقات	1384

ٹوٹل6188واقعات میں سے1846،کیسز اغواء877 قتل348 گھریلوتشدد،322غیرت کے نام پر قتل،734 زنا اجتماعی زیادتی،533،خودکشی64،جنسی حملہ آوری28 ،جلائے جانے،32 تیزاب پھینکنے اور184واقعات متفرقات یعنی مختلف اقسام کے ہیں جو صوبے کے مختلف علاقوں میں رونما ہوئے۔

سندھ میں ہونے والے عورتوں پر تشدد کی صورتحال کا جائزہ

- قتل 255
- غیرت کے نام پر قتل 266
- اغواء 152
- گھریلو تشدد 137
- خودکشی 117
- زنا بالجبر اور اجتماعی زیادتی 68
- جنسی حملہ 41
- جلایا جانا 1
- تیزاب پھینکنا 6
- متفرقات 273

ٹوٹل 131 واقعات میں 266، غیرت کے نام پر قتل 255 قتل 152، اغواء 117، خودکشی 86، زنا اجتماعی زیادتی 173 گھریلو تشدد، 41، جنسی حملہ 6، تیزاب گری اور 273 مختلف تشدد کے درج ہوئے۔

صوبہ خیبر پختونخواہ میں عورتوں پر تشدد کی صورتحال

جنوری تا دسمبر 2011 میں صوبہ خیبر پختونخواہ کے 26 اضلاع میں 694 واقعات کا ڈیٹا جمع ہوا، جن میں

- قتل 314
- غیرت کے نام پر قتل 30
- گھریلو تشدد 104
- خودکشی 83
- زنا/اجتماعی زیادتی 7
- جنسی حملہ 0
- تیزاب پھینکنا 0
- جلایا جانا 0
- متفرقات 50

ان مکمل واقعات میں سب سے زیادہ 341 قتل، 83 خودکشی، 104 گھریلو تشدد 47 اغواء، 30 غیرت کے نام پر قتل، 7 سے زیادتی ہوئی اور 70 اقعات عورتوں پر تشدد کی مختلف اقسام کے درج ہوئے۔

بلوچستان میں عورتوں پر تشدد کی صورتحال

جیسا کہ رپورٹ بتاتی ہے

کہ صوبہ بلوچستان کے 28 اضلاع میں 193 واقعات کا اندراج ہو سکا جن میں

- قتل 48
- غیرت کے نام پر قتل 86
- اغواء 17
- گھریلو تشدد 0
- خودکشی 16
- زنا بالجبر/ اجتماعی زیادتی 10

- جلانے کے واقعات 0
- تیزاب گردی 4
- مختلف اقسام 12

ان193 واقعات میں 86 غیرت کے نام پر قتل، 48 قتل، 10 زنا بالجبر/ اجتماعی زیادتی، 16 خودکشیاں، 4 تیزاب گردی اور 12 واقعات مختلف اقسام کے تشدد کے تھے۔

اسلام آباد میں عورتوں پر ہونے والے واقعات کی صورتحال کا جائزہ

سال 2011 میں اسلام آباد میں 184 واقعات رپورٹ ہوئے جن میں سے

- قتل 34
- اغواء 27
- گھریلو تشدد 21
- خودکشی 9
- زنا/اجتماعی زیادتی 8
- جنسی حملہ 5
- تیزاب پھینکنا 2
- جلانا دینا 0
- متفرقات 42

148 تشدد کے ان واقعات میں سے 34 قتل، 27 اغواہ، 21 گھریلو تشدد، 8 زنا بالجبر اور اجتماعی زیادتی، 9 خودکشی، 2 تیزاب پھینکنے اور 42 مختلف اقسام کے ہیں۔

تشدد کے ان واقعات کو اٹھانے میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے بہت اہم رول ادا کیا ہے اگر ان کی اس کاوش کو داد تحسین نہ دی جائے تو یہ ان کے ساتھ ناانصافی ہو گی۔ ہم اپنے میڈیا کے ساتھیوں کے مشکور ہیں جن کی مدد اور مسلسل رپورٹنگ سے ہم یہ تشدد پر سالانہ Data اکٹھا کرنے میں کامیاب ہوئے۔

تاہم ماضی میں ان واقعات کی رپورٹنگ پر سوسائٹی بہت سے خلاء/ کمی کی طرف اشارہ کرتی رہی ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ان تجاویز کو میڈیا کے ساتھ share کیا جائے تاکہ مستقبل میں ہمیں data اکٹھا کرنے میں زیادہ مدد مل سکے۔

ہمارے جائزہ کاروں نے تجزیہ کیا ہے کہ بہت سے واقعات میں تمام پہلوؤں کا احاطہ نہیں کیا جاتا مثلاً متاثرہ خواتین کی ازدواجی حیثیت، ان کی عمریں تشدد کے لئے استعمال ہونے والے ہتھیاروں کا تذکرہ نہیں کیا جاتا ہے، متاثرین کے بارے میں مکمل تفصیلات اور واقعات کا follow up شامل ہے۔

زیادہ تر واقعات میں میڈیا کی طرف سے اس واقعہ کی درست معلومات نہیں دی جاتیں ساری کہانی کا follow up نہیں کیا جاتا۔ ان سے ہماری درخواست ہے کہ زیادہ تفصیلات کے ساتھ ان واقعات کی تصدیق کی جائے۔

پاکستان میں عورتوں پر ہونے والے تشدد کے واقعات کی تعداد کو ظاہر کرنا ہمارا مقصد نہیں بلکہ پاکستان میں معلومات اور حمائت کے ساتھ معاشرتی دباؤ کو متحرک کرتے ہوئے ”عورتوں پر تشدد کا خاتمہ ہے۔“

وائلنس اگینسٹ ویمن واچ گروپ، اسلام آباد

عورت فاؤنڈیشن، اسلام آباد